سبق:14

ایشیا اور یورپ

(ایک خط جو پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی بیٹی اندرا گاندھی کو 8/جنوری 1931ء کو لکھا تھا)

میں نے اپنے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ ہر چیز برابر بدلتی رہتی ہے۔ دراصل انہیں تبدیلیوں کے تذکرے کا نام تاریخ ہے۔ اگر دُنیا میں بہت کم تبدیلیاں ہوئی ہوتیں تو تاریخ بہت چھوٹی ہوتی۔

عام طور پر اسکولوں اور کالجوں میں ہمیں کچھ یوں ہی سی تاریخ پڑھائی جاتی ہے۔ دوسروں کا تو میں جانتا نہیں، لیکن اپنے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسکول میں، میں نے بہت کم تاریخ پڑھی تھی۔ کچھ تھوڑی بہت تاریخ پڑھی تھی۔ کچھ تھوڑی سی ہندوستان کی تاریخ اور تھوڑی سی انگلستان کی تاریخ اور بس۔ ہندوستان کی جو تھوڑی بہت تاریخ پڑھائی گئی وہ یا تو غلط تھی یا توڑ مروڑ کر بیان کی گئی تھی۔ اور ایسے لوگوں کی لکھی ہوئی تھی جو ہندوستان کو حقیر سمجھتے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے ملکوں کی تاریخ کا مجھے محض ایک دھندلا سا علم تھا۔ البتہ کالج چھوڑنے کے بعد میں نے سچ مچ کچھ تاریخ پڑھی۔ پھر خوش قسمتی سے جیل یاتراؤں کی بدولت مجھے اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کا موقع ملا۔

پچھلے خطوط میں، میں نے ہندوستان کی قدیم تہذیب کا کچھ حال لکھا تھا۔ یعنی دراوڑوں کے بارے میں اور آریاؤں کی آمد کے متعلق۔ آریاؤں سے پہلے کا حال بہت کم لکھا تھا۔ کیونکہ مجھے خود اس کے بارے میں علم نہ تھا۔ لیکن اب تم بڑے شوق سے یہ سنو گی کہ پچھلے چند برسوں میں ہندوستان میں قدیم ترین تہذیب کے آثار برآمد ہوئے ہیں۔ یہ شمال ومغربی ہند میں موہن جداڑو کے قرب وجوار میں نکلے ہیں لوگوں نے یہاں سے تقریباً پانچ ہزار سال قبل کے آثار کھود کر نکالے ہیں۔ حتی کہ انہیں قدیم مصر کی طرح کی ممیاں بھی اچھی حالت میں ملی ہیں۔ ذرا

سوچو تو! یہ ہزاروں سال پہلے کا حال تھا۔ آریاؤں کی آمد سے پہلے کا۔ یورپ تو اُس وقت ایک جنگل رہا ہوگا۔

آج یورپ، بہت طاقت ور ہے اور اس کے باشندے اپنے آپ کو ساری دنیا سے زیادہ مہذب اور متمدن سمجھتے ہیں۔ وہ ایشیا اور اس کے باشندوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ ایشیاء کے ملکوں میں آتے ہیں اور جو کچھ ہاتھ پڑتا ہے، لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ زمانہ کیا بدل گیا ہے؟ آؤ ذرا اس یورپ اور ایشیاء پر ایک نظر ڈالیں۔

ایٹلس کھول کر دیکھو کہ چھوٹا سا یورپ عظیم الشان براعظم ایشیا کے ایک طرف کیسا لٹک رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایشیا ہی کا کوئی جزو ہے۔ جب تم تاریخ پڑھو گی تو تمہیں معلوم ہوگا کہ کافی عرصے تک ایشیا اس پر چھایا رہا ہے۔

ایشیاء والے جوق در جوق یورپ پر حملہ آور ہوئے ہیں اور اسے فتح کیا ہے۔ انہوں نے یورپ کو لوٹا بھی ہے اور مہذب بھی بنایا ہے۔ آریہ، چیتھن، ہن، عرب، مغل، ترک سب ایشیاء ہی کے کسی نہ کسی گوشے سے نکلے اور سارے یورپ اور ایشیاء میں پھیل گئے۔ معلوم ہوتا ہے ایشیاء میں یہ ٹڈی دل کی طرح پیدا ہوتے تھے۔ سچ پوچھو تو یورپ ایک مدت تک ایشیا کی نوآبادی بنا رہا ہے۔ چنانچہ جدید یورپ کے اکثر باشندے انہیں ایشیائی حملہ آوروں کی نسل ہیں۔

ایشیا سارے نقشے میں اس طرح پھیلا ہوا ہے جیسے کوئی بڑا دیو کروٹ لے رہا ہو۔ اس کے مقابلے میں یورپ بہت چھوٹا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ ایشیا محض اپنی جسامت کی وجہ سے عظمت کا مستحق ہے یا یورپ اسی بنا پر کسی توجہ کے قابل نہیں۔ جسامت تو کسی انسان یا ملک کی بڑائی کا سب سے ادنیٰ معیار ہے۔ ہم اچھی طرح واقف ہیں کہ تمام براعظموں میں سب سے چھوٹا ہونے کے باوجود یورپ آج سب سے بڑا ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے اکثر ملکوں کے بڑے روشن دور گذرے ہیں۔ ان میں سائنس کے بڑے بڑے ماہرین پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنی تحقیقات اور ایجادات سے انسانی تہذیب کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا اور کروڑوں انسانوں کے لئے زندگی کی بڑی بڑی سہولتیں مہیا کر دیں۔ اس کے علاوہ وہاں بڑے بڑے اہل قلم، مفکر، مصوّر، مغنی اور ارباب

عمل گذرے ہیں۔ اس لئے یورپ کی عظمت سے انکار کرنا سراسر حماقت ہے۔

لیکن اسی کے ساتھ ایشیا کی عظمت کو بھی فراموش کرنا اتنی ہی بڑی حماقت ہے۔ ممکن ہے ہم یورپ کی موجودہ چمک دمک میں ایسے کھو جائیں کہ اپنے ماضی کو بھول جائیں۔ اس لئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایشیا ہی ہے جس نے ایسے جلیل القدر پیشوا پیدا کئے جنہوں نے ساری دنیا کی کایا پلٹ دی شاید کسی فرد یا کسی چیز نے دنیا پر اتنا اثر نہ ڈالا ہوگا جتنا انہوں نے ڈالا۔ یہ لوگ وہ تھے جنہوں نے دنیا کے بڑے بڑے مذہبوں کی بنیاد ڈالی۔

ہندو مذہب جو تمام مذاہب میں سب سے پرانا ہے۔ ہندوستان ہی سے نکلا۔ اسی طرح بدھ مت بھی جو تمام چین، جاپان، برما، تبت، اور لنکا میں پھیلا ہوا ہے۔ یہودی اور عیسائی مذہب بھی ایشیائی ہیں۔ کیونکہ ان کی ابتدا ایشیا کے مغربی ساحل یعنی فلسطین میں ہوئی۔ پارسی مذہب ایران میں شروع ہوا اور غالباً تم جانتی ہوگی کہ پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ عرب کے مکہ شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ کرشن جی، بودھ جی، زرتشت، حضرت عیسیٰؑ، حضرت محمدؐ، چین کے جید فلسفی کنفیوشیس اور لاؤتسی، کس کس کا نام لیا جائے۔ ایشیا کے بڑے بڑے ارباب فکر کے ناموں سے تو صفحے کے صفحے بھر سکتے ہیں۔ اسی طرح ایشیا میں بے شمار ارباب عمل بھی گذرے ہیں۔ اس کے علاوہ میں اور بہت سی باتوں سے یہ ثابت کرسکتا ہوں کہ قدیم براعظم پچھلے زمانے میں کتنا عظیم الشان اور اہم تھا۔

زمانہ کیسا بدل گیا! اور اب پھر ہمارے دیکھتے دیکھتے بدل رہا ہے۔ تاریخ عموماً صدیوں میں بہت آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی ہے۔ ہاں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حالات بڑی تیزی سے بدلتے ہیں اور یکا یک انقلاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آج کل ایشیاء میں تاریخ نہایت تیزی سے بدل رہی ہے اور ہمارا یہ قدیم براعظم اب گہری نیند سے بیدار ہو رہا ہے۔ آج دنیا کی نظریں اس پر لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مستقبل کی تشکیل میں ایشیا کا بہت بڑا حصہ ہوگا۔

• ماخوذ

مشکل الفاظ کے معنی

معنی	لفظ
ذکر، بیان	تذکرہ
چھوٹے درجے کا	ادنیٰ
ممی کی جمع بمعنی لاش جو مسالا لگا کر محفوظ رکھی جائے	ممیاں
تہذیب یافتہ	مُہذّب
بسنے والا، مہذب	متمدّن
بزرگی، بڑائی	عظمت
گانے والا	مغنی
غور و فکر کرنے والا۔ سوچنے والا	مُفکر
تصویر بنانے والا	مُصوّر
عمل کرنے والے لوگ	ارباب عمل
بیوقوفی	حماقت
بھولا ہوا	فراموش
بڑی شان والا	جلیل القدر
رہنما	پیشوا
خالص، نیک، زبردست	جید
شکل بنانا ساخت، بناوٹ	تشکیل

آپ نے پڑھا اور جانا

یہ مضمون دراصل ایک خط ہے جو آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی بیٹی اندرا گاندھی کو لکھا تھا۔ خطوط نویسی ایک فن ہے۔ یہ فن زبان کی مہارتوں کو حاصل کرنے پر ہی ممکن ہے۔ اردو ادب میں مرزا غالب کے خطوط کافی دلچسپ اور اہم ہیں۔

اس خط میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ایشیاء کی دیرینہ عظمت کو ظاہر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ دنیا کو تہذیب اور علم کا سبق ایشیا سے ہی ملا۔ ایشیاء کی عظمت صرف اس کی جسامت کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس کے علم وفن کی بنیاد پر ہے۔ یورپ جو ایک چھوٹا سا براعظم ہے ساری دنیا پر آج چھا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یورپ نے ساری دنیا میں ایک علمی اور تحقیقی انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ آج بنی نوع انسان کے لئے مختلف قسم کے جدید ساز وسامان اور جدید ٹکنالوجی سب یورپ کی دین ہے۔ لہٰذا وہ چھوٹا ہونے کے باوجود بڑا ہے۔

جب ایشیا اپنے ماضی کو بھول گیا تو وہ پیچھے ہوتا چلا گیا اور دوسری جانب اپنی علمی اور فنی کاوشوں کے ذریعہ یورپ اپنی طاقت منوانے میں کامیاب ہو گیا لیکن اس سے ایشیا والوں کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں کے لوگ پھر سے بیدار ہو رہے ہیں اور اپنی پرانی عظمت کو بحال کرنے کے لئے تیزی سے کام کر رہے ہیں۔

1 ذیل کے سوالات کے چار ممکنہ جوابات درج ہیں، صحیح جواب چُن کر لکھیں

(i) پنڈت جواہر لال نہرو نے اس خط کے ذریعہ کس برّاعظم کی عظمتِ رفتہ کو پیش کیا ہے۔؟

(الف) یورپ　　(ب) ایشیا

(ج) افریقہ　　(د) امریکہ

(ii) اردو ادب میں کس کے خطوط دلچسپ ہیں

(الف) پنڈت جولاہر لال نہرو کے　　(ب) اندرا گاندھی کے

(ج) مرزا غالبؔ کے　　　(د) علامہ اقبال کے

(iii) یورپ کس وجہ کر ایک طاقتور خطہ بن گیا؟

(الف) جدید ٹکنالوجی کی وجہ کر　　　(ب) جدید فن کی وجہ کر

(ج) جدید ادب کی وجہ کر　　　(د) ان میں سے کوئی نہیں

(iv) "عام طور پر اسکولوں اور کالجوں میں ہمیں کچھ یوں ہی تاریخ پڑھائی جاتی ہے" یہ جملہ فعل حال کا ہے۔ اسی طرح درج ذیل جملوں میں کون سا جملہ فعل مستقبل کا ہے؟

(الف) اکرم پٹنہ گیا　　　(ب) نغمہ کھانا کھائے گی

(ج) عذرا جا رہی ہے　　　(د) کاشف اسکول جاتا ہے

(v) 'میں نے ہندوستان کی قدیم تہذیب کا کچھ حال لکھا تھا' اس جملہ میں 'کچھ' کیا ہے؟

(الف) صفتِ ذاتی　　　(ب) صفتِ نسبتی

(ج) صفتِ اشاری　　　(د) صفتِ مقداری

2	خالی جگہوں میں مناسب الفاظ بھر کر جملے مکمل کریں۔

(i) دراصل انہیں تبدیلیوں کے .... کا نام تاریخ ہے۔

(ii) .... اسکولوں اور کالجوں میں .... کچھ یوں ہی سی .... پڑھائی جاتی ہے

(iii) .... خطوط میں، میں نے .... کی قدیم تہذیب کا .... حال لکھا تھا۔

(iv) آج .... بہت طاقتور ہے

(v) .... پوچھو تو یورپ ایک مدّت تک ایشیا ....

3. سوچیے اور جواب دیجیے

(الف) پنڈت جوالاہرلال نہرو نے یہ خط کس کو اور کب لکھا تھا؟

(ب) پنڈت جواہرلال نہرو نے اسکول میں کون کون سے ملکوں کی تاریخ پڑھی تھی؟

(ج) ہندوستان میں آریوں کی آمد سے پہلے کون سی قوم آباد تھی؟

(د) ایشیا اور یورپ میں کون سا براعظم بڑا ہے؟

(ح) زیادہ تر سائنس داں ان دنوں کس براعظم سے تعلق رکھتے ہیں۔

(و) آریہ، سیتھین، ہُن، عرب، مُغل، تُرک کس براعظم سے تعلق رکھتے ہیں۔

4. جانئے اور کیجیے

حرف وہ کلمہ ہے جو اسم اور فعل کے ملے بغیر اکیلا کوئی معنی نہ دے

جیسے: نے، کو، سے، کی، وغیرہ۔

درج ذیل اقتباس کو پڑھیں اور اس میں حرف کو گھیریں۔

میں نے اپنے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ ہر چیز برابر بدلتی رہتی ہے، دراصل انہیں تبدیلیوں کے تذکرے کا نام تاریخ ہے۔ اگر دنیا میں بہت کم تبدیلیاں ہوئی ہوتیں تو تاریخ بہت چھوٹی ہوتی۔

عملی سرگرمی

☆ اپنے آبا و اجداد کے پُرانے خطوط جمع کریں اور دوستوں کو پڑھ کر سنائیں۔

☆ اپنی پسند سے کسی ادیب یا شاعر کا کوئی خط پڑھ کر دوستوں کو سنائیں۔